تمام عاشقانِ رسول کیلئے نصیحت و سبق آموز
حکایات اور واقعات کا خوبصورت مجموعہ

بھلائی کی دعوت

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

ہر عقل و شعور رکھنے والا انسان اپنے مشاہدات سے بہت کچھ سیکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ نیکی و بھلائی کے کاموں کو دیکھ کر ان کی جزا پانے کی تمنا کرتا اور بُرائی کو دیکھ کر نہ صرف اس کی مذمت کرتا ہے بلکہ اس سے دور رہنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مَدَنی چینل کا پروگرام ”مَدَنی انقلاب“ بھی اسی مقصد کے پیشِ نظر شروع کیا گیا تاکہ اس میں گناہوں سے توبہ کرنے والے افراد کی زبانی ان کی سابقہ کہانی ویڈیوز کی صورت میں دیکھ کر لوگ اپنی اصلاح کا سامان کر سکیں، نیز ان کے دلوں میں گناہوں سے نفرت اور بھلائی کے کاموں کی رغبت پیدا ہو۔ اس پروگرام کا طریقہ کار یہ تھا کہ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرنے اور دعوتِ اسلامی سے منسلک ہونے والوں کے واقعات دکھانے سے پہلے بزرگانِ دین کی وعظ و نصیحت اور صحبت کی برکت سے تائب ہونے والوں کی سبق آموز حکایات اور اسی مناسبت سے کسی مخصوص گناہ کی مذمت یا نیکی کی فضیلت پر مختصر بیان کیا جاتا تھا۔ دعوتِ اسلامی کا اِدارۂ تصنیف و تالیف و تحقیق ”اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ)“ موضوع بندی اور ترمیم و اضافے کے بعد ان تمام تمہیدات کو ”**بھلائی کی دعوت**“ کے نام سے کتابی صورت میں پیش کر رہا ہے۔ آپ بھی اس کا بغور مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی اسے پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ اللہ کریم اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ) کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

اسلامک ریسرچ سینٹر (دعوت اسلامی)

عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ پُرانی سبزی منڈی کراچی

تاریخ 13-12-2020

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

نبی کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زِیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔(فردوس الاخبار، باب الحاء، 339/1، حدیث:2484)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولیُ اللہ کی بااثر نصیحت

اہل دمشق میں سے ایک شخص تھا جس کا نام ابو عبدُ الرَّب تھا اور وہ پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو اسے ایک نہر کے کنارے کسی چراگاہ میں رات ہو گئی، چنانچہ اس نے وہیں قیام کر لیا۔ اسے چراگاہ کی ایک جانب سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کثرت سے اللہ پاک کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ اس نے سلام کیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ اس شخص نے کہا: ایک مسلمان ہوں۔ اس دمشقی نے اس سے پوچھا: یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ دمشقی نے حیرت سے کہا: تم چٹائی میں لپٹے ہوئے ہو یہ کونسی نعمت ہے؟ اس نے کہا: اللہ پاک نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور میری پیدائش و پرورش کو اسلام میں رکھا اور میرے اعضاء کو تندرست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے

ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت میں کون ہو گا؟وہ دمشقی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا:اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ میرے ساتھ چلنا پسند فرمائیں گے ،ہم یہیں آپ کے قریب نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے ہیں۔اس شخص نے کہا:وہ کیوں ؟ میں نے کہا:اس لئے کہ آپ کچھ کھاناوغیرہ کھالیں اور ہم آپ کی خدمت میں کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جو آپ کو چٹائی میں لپٹنے سے بے نیاز کر دیں۔اس نے کہا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے میرے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا اور میں واپس لوٹ آیا۔(اس کی باتیں سننے کے بعد) میرے نزدیک اپنے آپ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: دمشق میں مجھ سے زیادہ مالدار کوئی نہیں پھر بھی میں مزید کی تلاش میں ہوں۔ پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی:اے اللہ پاک!میں تیری بارگاہ میں اپنے اس حال سے توبہ کرتا ہوں۔یوں میں نے توبہ کرلی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔راوی کہتے ہیں کہ دمشق پہنچنے کے بعد اس شخص نے اپنا مال راہِ خدا میں صدقہ کر دیا اور عبادت میں مصروف ہو گیا۔جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے پاس کفن کی قیمت کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، 5/183-185، رقم:6771)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک مالدار اور دنیا کی رنگینیوں میں گرفتار شخص کی ملاقات جب اللہ پاک کے ایک نیک بندے سے ہوئی تو اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی اور اس نے دنیوی مال کی محبّت سے پیچھا چھڑا کر سچی توبہ کرلی اور جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے پاس کفن کی قیمت کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔یقیناً یہ اللہ کریم کے نیک بندوں کی شان ہے کہ جب کوئی ان کی صحبت میں آجاتا ہے تو پھر متاثر ہوئے بغیر

نہیں رہ پاتا اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں بھری زندگی گزارنے والا بن جاتا ہے لہٰذا ہمیں بھی دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے اچھوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے اور بُری صحبت سے بچنا چاہیے کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، ۴۵-باب، 167/4، حدیث: 2385)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ برے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں۔)

(ابن عساکر، 46/14، رقم: 1521: الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان۔۔۔الخ)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مُزَیَّن کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور باعث شرم ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ تیرے لئے خود کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہنچادے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر ہے اور جھوٹے آدمی سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ میل جول تجھے نفع نہ دے گی، وہ تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(عیون الاخبار، کتاب الاخوان، باب شرار الاخوان، 3/90-91)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً بُری صحبت دنیا و آخرت کی بربادی کا باعث ہے لہٰذا ہمیں

بھی بری صحبت کو چھوڑ کر اچھی صحبت اپنا لینی چاہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس پُر فِتن دور میں اللہ کریم نے ہمیں دعوتِ اسلامی کی صورت میں بطورِ نعمت اچھی صحبت عطا فرمائی ہے ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔اس دینی ماحول کی برکت سے بہت سے بگڑے ہوئے مسلمان بالخصوص نوجوان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوگئے، شرابی، چرس اور افیون کے عادی توبہ کرکے ذِکرُاللہ کرنے والے بن گئے، بہت سے بے نمازیوں کو نماز کی پابندی نصیب ہوگئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ دینی ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ فراہم کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم اپنے انجام کو پہنچ گیا

حضرت شیخ عبداللہ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے سفر نامے میں لکھتے ہیں: ایک بار میں شہر بصرہ سے ایک گاؤں کی طرف جارہا تھا۔دوپَہر کے وقت یکایک ایک خوفناک ڈاکو ہم پر حملہ آور ہوا، میرے رفیق (یعنی ساتھی) کو اس نے شہید کر ڈالا، ہمارا مال و مَتاع چھین کر میرے دونوں ہاتھ رسّی سے باندھے، مجھے زمین پر ڈالا اور فرار ہوگیا۔میں نے جوں توں ہاتھ کھولے اور چل پڑا مگر پریشانی کے عالم میں رستہ بھول گیا، یہاں تک کہ رات آگئی۔ایک طرف آگ کی روشنی دیکھ کر میں اُسی سَمت چل دیا، کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک خیمہ نظر آیا، میں شدّتِ پیاس سے نڈھال ہوچکا تھا، لہٰذا خیمے کے دروازے پر کھڑے ہوکر میں نے صدا لگائی: اَلْعَطَش ! اَلْعَطَش ! یعنی ”ہائے پیاس! ہائے پیاس!“ اِتفاق سے وہ خیمہ اُسی خوفناک ڈاکو کا تھا! میری پکار سن کر بجائے پانی کے ننگی تلوار لئے

وہ باہَر نکلا اور چاہا کہ ایک ہی وار میں میرا کام تمام کر دے، اُس کی بیوی آڑے آئی مگر وہ نہ مانا اور مجھے گھسیٹتا ہوا دور جنگل میں لے آیا اور میرے سینے پر چڑھ گیا، میرے گلے پر تلوار رکھ کر مجھے ذَبح کرنے ہی والا تھا کہ یکایک جھاڑیوں کی طرف سے ایک شیر دَھاڑتا ہوا برآمد ہوا، شیر کو دیکھ کر خوف کے مارے ڈاکو دُور جا گرا، شیر نے جھپٹ کر اُسے چیر پھاڑ ڈالا اور جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ میں اس غیبی امداد پر خدا کا شکر بجالایا۔(ظلم کا انجام، ص2)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ ضرور دیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! لوگوں کی جان و مال کو ناحق نقصان پہنچانا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں اسلحے کے زور پر ظلم و زیادتی اور لوٹ مار معمول بن گیا ہے، آئے دن چوری، ڈکیتی، قتل و غارت گری، لوگوں کی املاک پر قبضہ کرنے یا بلاوجہ نقصان پہنچانے کی خبریں سننے کو ملتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! ایسا کرنے والا گنہگار اور جہنم کا حقدار ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مؤاخذہ تو اُنہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔ (پ25، الشوریٰ:42)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے انجام سے بے خبر ہو کر ایسے برے کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں حالانکہ برائی کا انجام بہت برا ہو گا۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شجَرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کناروں سے باہر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدر کھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس ایذاء کا بدلہ ہے جو تو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔ (المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب یزید بن شجرة، خطبة الجهاد لیزید بن شجرة، 627/4، حدیث: 6142)

یاد رکھئے! کسی مسلمان کی دل آزاری کرنا، اسے تکلیف پہنچانا یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے، لڑائی جھگڑا کرے، ناحق کسی کا مال غصب کرے اور دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مطالبہ کرے اور نہ دینے پر قتل وغارت گری کا بازار گرم کرے بلکہ مسلمان کو تو گھور کر دیکھنا بھی منع ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔

(الزهد لابن المبارک، باب ما جاء فی الشح، ص240، حدیث: 689)

مسلمان کی قدر و منزلت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کو ظُلماً اِیذا دینے کی قَسم کھائی تو اِس قَسم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ (یعنی ایسی قسم جس

کو پورا کرنے میں شریعت کی خلاف ورزی لازم آتی ہو تو اُس قسم کا پورا کرنا واجب نہیں بلکہ گناہ ہوتا ہے اور) اِس قسم کے بدلے کَفّارہ دینا ہو گا۔ چُنانچِہ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: اگر کوئی شخص اپنے اَہل کے مُتعلِّق اس کو اَذِیَّت اور ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور قسم کو پورا کرنا عِندَ الله (یعنی الله کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو الله پاک نے اس پر مقرّر فرمایا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب قول اللہ تعالی: لایؤاخذ کم اللہ...الخ، 281/4، حدیث 6225، فتاوٰی رضویہ، 549/13)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مثلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچِہ ربّ کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا مُوجِب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 198/5)

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آ کر غلطی ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کو ہم سے کوئی تکلیف

پہنچ جائے تو فوراً اللہ پاک سے ڈر جانا چاہئے اور اپنے بھائی سے سچے دل سے معافی مانگ لینی چاہیے۔ اس کام میں ہر گز ہر گز سُستی و شرم نہیں کرنی چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے کہ ساری مخلوق کے سامنے رُسوائی ہو۔ لہٰذا زندگی میں ہی فوراً معافی مانگ لینے ہی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ اس ضمن میں شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسائل "احترامِ مسلم" اور "ظلم کا انجام" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرمالیجئے اِنْ شَآءَ الله دونوں رسائل کا اَوّل تا آخر مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمیں یہی سوچ فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسبِ مَراتب ادب واحترام سے پیش آئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے حسنِ اخلاق اور انفرادی کوششوں کی برکت سے بہت سے بگڑے ہوئے افراد اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

امیر نوجوان کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مری ایک محفل میں وعظ فرمارہے تھے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھنے والے ایک نوجوان کو کہا: کوئی آیت پڑھو۔ تو اس نے یہ آیت پڑھ دی: وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ (پ24، المؤمن:18) ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی

آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔یہ آیت سن کر آپ نے فرمایا: کوئی کیسے ظالم کا دوست یا مددگار ہو سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو اللہ پاک کی گرفت میں ہو گا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہو گا اور وہ برہنہ پاؤں ہوں گے،ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔وہ پکار کر کہیں گے: ہم ہلاک ہو گئے ! ہمیں جکڑ کر کہاں لے جایا جارہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے اور انہیں گھسیٹ کر لے جائیں گے۔جب رو رو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے۔اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے گا،یہ ہولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔یہ کہنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا صالح مری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت روئے اور آہ بھر کر کہنے لگے: افسوس! کیسا خوفناک منظر ہو گا۔یہ کہہ کر پھر رونے لگے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی رونے لگے۔اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: حضور! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہو گا؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! اور جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تبھی ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا: افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا اور اپنے پروردگار کی اطاعت میں سستی کرتا رہا اور غفلت کا شکار رہا۔اس کے بعد رونے لگا اور کچھ دیر بعد پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، مجھے تیرے سوا

کسی سے غرض نہیں، میری تمام برائیاں معاف فرما کر مجھے قبول کر لے، مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا کرم و فضل فرما، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے تیرے سامنے حاضر ہوں، اگر تو مجھے قبول نہیں کرے گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اتنا کہہ کر وہ نوجوان غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ چند دن علیل رہ کر انتقال کر گیا۔ اس کے جنازے میں کثیر لوگ شامل ہوئے۔ ایک دن کسی نے اس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ تو اس نے جواب دیا: مجھے حضرت صالح مری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی محفل سے برکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ (کتاب التوابین، توبۃ فتی من الازدکان، ص250-252)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی گناہ چھوڑ دینے میں ہی عافیت ہے۔ ذرا سوچئے کہ ہم جس رب کی زمین پر رہتے ہیں، اس کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں اور پھر اسی کی نافرمانی کریں تو اس سے بڑی نادانی اور جفاء اور کیا ہو سکتی ہے۔ یاد رکھئے! گناہ و معصیت میں نحوست ہی نحوست ہے، بسا اوقات گناہوں کی یہ کثرت انسان کو حق بات سننے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے اندھا بھی کر دیتی ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: قَلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور مَعَاذَ اللہ گناہوں کی زیادتی اور خصوصًا کثرتِ بِدْعات سے "اندھا" کر دیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابِلیَّت نہیں رہتی مگر اَبھی حَق سننے کی اِسْتِعْدَاد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر مَعَاذَ اللہ "اَوندھا" کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حَق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چَوپَٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔ (ملفوظات اعلی حضرت، ص405)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے گناہوں کی کثرت انسان کو حق سننے سمجھنے سے ہی محروم کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! گناہوں کی کثرت ہی خطرناک نہیں بلکہ ایک گناہ بھی اپنے ساتھ ہلاکتوں اور بربادیوں کا سامان لاتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا: **مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا وَ مَنۡ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا** (پ8، الانعام: 160) ترجمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلا نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔ (امیر المؤمنین فرماتے ہیں) کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس آفتیں لے کر آتا ہے: (1) بندہ گناہ کر کے اللہ پاک کو غضب دلاتا ہے اور وہ اُسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے (2) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے (3) جنّت سے دور ہو جاتا ہے (4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے (5) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے (6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے (7) اعمال لکھنے والے فرشتوں کو ایذاء دیتا ہے (8) وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے (9) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے (10) وہ تمام انسانوں سے خِیانت اور ربُّ العٰلمین کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحر الدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص30-31)

یاد رکھئے! ارتِکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی، رَقص و سُرور کی محفلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کِردار کی عظمتوں کو بے انتہا داغدار کر دیتے ہیں اور پھر ایسے انسان سے پاکیزہ اَفعال کا صدور مُحال نہ سہی مگر نہایت دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر آپ خود بھی نیکیاں اپنانا، خود کو گناہوں سے بچانا، جہنّم کے ہولناک عذابوں سے

بچنا اور رحمتِ الٰہی سے جنّت الفردوس میں جانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ کیونکہ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ایک زبردست نعمت ہے اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ دنیا و آخرت میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آواز کے اچھے برے اثرات

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک بار قبیلہ عرب کے سردار کے مہمان خانہ میں پڑاؤ کیا، وہاں ایک حبشی غلام زنجیروں میں جکڑا ہوا دھوپ میں پڑا تھا، ترس کھاتے ہوئے میں نے سردار سے کہا: یہ غلام مجھے بخش دیجئے۔ سردار بولا: عالی جاہ! اِس غلام نے اپنی مَسحور کُن سُریلی آواز سے میرے کئی اُونٹ مار ڈالے ہیں! قصّہ یوں ہے کہ میں نے اِس کو کھیت سے اناج وغیرہ لانے کیلئے چند اُونٹ دیئے اِس نے ہر اُونٹ پر اُس کی طاقت سے دُگنا بوجھ لادا اور راستے بھر حُدی خوانی کرتا[1] رہا جس سے اُونٹ مَست ہو کر دوڑتے ہوئے بے حال ہو کر واپس آئے اور رفتہ رفتہ سبھی اُونٹوں نے دم توڑ دیا! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ سُن کر میں بے حد مُتَعجِّب ہوا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے! دَرِیں اثنا (یعنی اتنے میں) تین چار دن کے پیاسے چند اُونٹ گھاٹ پر پانی پینے آئے، سردار نے حبشی غلام کو حکم

---

❶ ...... حدی یا حداوہ گانا ہے جس سے اونٹ کو مستی دلا کر چلایا جاوے اونٹ گانے کا عاشق ہے جیسے سانپ خوش آواز کا، جب اونٹ تھک جاتا ہے تو خوش آوازی سے اسے گانا سنایا جاتا ہے جس سے مست ہو کر خوب تیز دوڑتا ہے اس گانے کو حدی اور گانے والے کو حاد کہتے ہیں۔ بعض خوش الحان بدوی کے حدی پر انسانوں کو وجد آ جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۴۲، ملتقطاً)

دیا: حُدی خوانی شروع کر۔ اُس نے نہایت ہی خوش الحانی کے ساتھ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اونٹوں پر کیفیت طاری ہوئی وہ پانی پینا بھول گئے، مستی میں جھومنے لگے اور پھر بے تابانہ جنگل کی طرف بھاگنے لگے۔ اس کے بعد سردار نے غلام کو آزاد کرکے مجھے بخش دیا۔ (کشف المحجوب، باب سماع الشعر۔۔۔الخ، ص454)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خوش اِلحان انسان کی آواز میں کتنا جادو ہوتا ہے کہ اس کی سُریلی آواز سے انسان تو انسان حیوان بھی مَست ہو جاتے ہیں۔ اسی سریلی آواز میں جائز اشعار مثلاً حمد، نعت اور مَنْقَبت وغیرہ جائز طریقے پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا باعثِ ثواب ہے اور بُرے اشعار اور فُحش گانے وغیرہ گانا سببِ عذاب ہے۔ گانے باجے سننا سنانا شیطانی افعال ہیں سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ مگر افسوس! آج یہ شیطانی کام اس قدر عام ہو چکے ہیں کہ اس سے بچنا واقعی اَمر دُشوار ہے۔ جہاں جائیں موسیقی کی دھنیں سنائی دیتی ہیں یہاں تک کہ اب شیطان نے ہمارے ہاتھوں میں موبائل فون کی صورت میں میوزک کا آلہ تھما دیا۔ بعض اوقات یہی دھنیں مساجد میں دورانِ نماز بھی خوب زور زور سے بجتی سنائی دیتی ہیں جس سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے اور نماز کا خشوع وخضوع برباد ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم اسے ایک معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں جبکہ ہمارے بزرگانِ دین نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی کرتے ہوئے موسیقی سے بہت نفرت فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں ایک بار میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور اس راستے سے دوسری

طرف ہٹ گئے پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا: اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں اور فرمایا: میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بانسری کی آواز سنی تو اس طرح کیا جو میں نے کیا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب کراھة الغناء والزمر، 367/4، حدیث: 4924، موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الملاھی، 288/5)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابی جاں نثار، سنتوں کے آئینہ دار حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما موسیقی سے کس قدر نفرت فرماتے تھے کہ آواز آنے پر اپنی انگلیاں ہی کانوں میں داخل فرمالیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ بھی بدل دیا۔ آہ! ایک ہم ہیں کہ آج ہم گانے باجے کی آوازوں پر مزید اپنے کان توجہ سے سننے کیلئے لگا دیتے ہیں خصوصاً شادیوں میں ڈھولک، ڈانڈیا، رقص و سرور، ناچ گانے وغیرہ اور اسی طرح کے فنکشنز میں مزے سے جاتے ہیں اور ایک تعداد ہے کہ جن کے گھروں میں ان گناہوں کے بغیر شادی کا تصور ہی نہیں۔ ایسے فنکشنز میں شرکت کرنے والے اور والیاں رقص و سرور کی ان محافل میں ناچتے، گاتے اور بدنگاہی کرنے کے ساتھ ساتھ نہ جانے کتنے گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر افسوس! اس پر ذرا بھی نہیں شرماتے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ نت نئے فنکشنز میں اور اس کے علاوہ بھی فیشن کے نام پر جو طوفانِ بدتمیزی بپا کیا جاتا ہے وہ ایک اور درد بھری داستان ہے۔ فیشن کے نام پر گانے کی دھنوں پر تھرتھراتے رہنا اور اپنی عاقبت برباد کرنا ہمارے ہاں بہت عام ہوتا جارہا ہے حالانکہ اگر صدقِ دل سے غور کیا

جائے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **احکامات** کے سامنے **فیشن** کے نام پر کیے جانے والے گناہوں کی حقیقت ہی کیا ہے؟ آج ہم اپنے جس نفس کو خوش کرنے کیلئے **اللہ پاک** اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں کل بروزِ قیامت جب ہم اسی نفس کی وجہ سے گرفتارِ بلا ہوگئے تو اس وقت کیسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا؟ ایسے فنکشنز میں شرکت کرنے والے اور وہاں جا کر ڈانس کرنے والے، گانے بجانے والے اور ان بے حیائی کے کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کرنے والے غور کریں کہ اگر یہ ناچنے گانے کو جائز سمجھتے ہیں تو سخت تشویش کی بات ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں: جو رقص کرنے کو جائز سمجھے اُس پر حکمِ کفر ہے۔(درمختار، کتاب الجہاد، باب المرتد، 396/6) علامہ شامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ناچنا، تالی بجانا، مذاق اڑانا یہ سب مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہیں کیونکہ یہ سب کفار کے شعار ہیں۔(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، 651/9)

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فوراً توبہ کرلیجئے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے، قبر و حشر کی ہولناکیوں سے سے خود کو بچانے، فکرِ آخرت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنے دُنیا کی محبت سے سرشار فکرِ آخرت میں بے قرار ہوگئے، دُنیوی لذّات کے دلدادہ، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر بن گئے، گانے باجے کے رَسیا نعتِ مصطفےٰ پڑھنے والے بن گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روح کی غلیظ غذا

منقول ہے کہ نضر بن حارث نے گانا گانے والی ایک لونڈی خرید رکھی تھی، (اس کے ذریعے لوگوں کو بہکایا کرتا) جو کوئی اسلام لانا چاہتا وہ اسے اپنی لونڈی کے پاس لے جاتا اور لونڈی سے کہتا کہ اسے خوب کھلاؤ پلاؤ اور گانا سناؤ۔ وہ (لوگوں سے) کہتا کہ یہ (گانا بجانا) نماز روزہ اور جہاد کے ساتھ ساتھ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جس کی طرف تمہیں **محمد** (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بلاتے ہیں۔

(تفسیر قرطبی، ج7، الجزء الرابع عشر، ص39، سورۃ لقمان، تحت الآیۃ:6)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ گانے باجے سننا کس قدر خطرناک ہے۔ کفارِ بد اطوار لوگوں کو بہکانے، لہوولعب میں مشغول رکھنے اور دین اسلام سے دور کرنے کیلئے موسیقی کا استعمال کرتے تھے۔ یاد رکھئے! گانا بجانا کفار کا شعار ہے مسلمانوں کو اس طرح کی خرافات سے بچنا چاہئے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل ہمارے معاشرے میں ڈھول تاشے، گانے باجے مسلمانوں کی نس نس میں اتر چکے ہیں، تقریباً ہر جگہ ہی موسیقی کی دھنیں سنی جاتی ہیں۔ ہوٹل ہو یا مکان و دُکان، کارخانہ ہو یا گودام، کار ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، تقریباً ہر جگہ ہی مسلمان اس بری آفت کا شکار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بچوں کے اکثر کھلونوں میں بھی میوزک ہوتا ہے۔ بے چارے کے پنگھوڑے (جھولے) کے اوپر کھلونا لٹکا دیا جاتا ہے جو اسے موسیقی سناتا اور سلاتا ہے۔ جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سننے کا عادی ہو گا تو بڑا ہو کر اس برائی سے کیسے بچ سکے گا۔

یاد رکھئے! گانے سننا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ

مبارکہ میں اس بُرے فعل کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں 2روایات سنئے۔

1. جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ پاک بروزِ قیامت اُس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔(ابن عساکر، 262/51، رقم:6064:محمد بن ابراھیم ابوبکر الصوری، حدیث:10883)

2. گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مُقَدَّسہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکرُاللہ ضرور دل میں اِس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔(فردوس الاخبار، باب الغین، 101/2، حدیث:4204)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا گانے باجے سننا حرام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے کے ماڈرن مفکرین اور میوزک کے شائقین حضرات اس لہوولعب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو روح کی غذا قرار دیتے ہیں۔ در حقیقت مومن کی روح کی غذا تو ذِکرُاللہ ہے جس سے وہ چین پاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ ترجَمۂ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔(پ13، الرعد:28)

اسی طرح مسلمانوں کا ایمان تو قرآنِ پاک کی تلاوت سُن کر تازہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا۔ ترجَمۂ کنز الایمان: اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے۔(پ9، الانفال:2)

یادرکھئے!موسیقی روح کی غذاہرگزہرگزنہیں ہوسکتی بلکہ یہ توسراسرروح میں بگاڑ پیدا کرنے، نمازوں اور عبادتوں کی لذتیں تباہ کرنے، شرم وحیا کاخون کرنے کا سبب ہے۔افسوس!صد افسوس!فی زمانہ ہمارے یہاں بری صحبت کے سبب ہماری نوجوان نسل جہاں فلموں ڈراموں، گانے باجوں کے ساتھ ساتھ دیگر برائیوں میں ملوث نظر آتی ہے وہیں نشے کی لعنت میں بھی گرفتار ہے۔نشہ ایک ایساموذی مرض ہے جوانسان کا اپنا پیدا کردہ ہے اوراس میں کچھ دخل ہمارے معاشرے کی خرابیوں کا بھی ہے۔نشہ بیچنے والے افراد اپنا دھندہ چمکانے اور نوجوانوں کو نشے کی لت پر لگانے کیلئے پہلے توبغیر پیسوں کے نشہ کرواتے ہیں اور جب کوئی اس آفت میں پوری طرح گرفتار ہو جاتا ہے اور نشے کے بغیر اسے چین نہیں ملتا تو یہ لوگ نشہ آور چیزیں پیسے کے بغیر نہیں دیتے۔ اس طرح یہ نوجوان نشہ کرنے کیلئے پیسے نہ ہونے کی صورت میں نہ صرف گھر کا ساز وسامان بیچ دیتے ہیں بلکہ چوری ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ہو کر معاشرے کے بگاڑ کا سبب بنتے ہیں۔یادرکھئے!نشہ سے انسان کی کارکردگی اور صحت دونوں متاثر ہوتے ہیں رنگ پیلا پڑ جاتا ہے، آنکھیں خمار آلود اور اندر دھنسی ہوئیں، پاؤں میں لڑکھڑاہٹ، بھوک کی کمی، جگر کی خرابی اور اعصابی و دماغی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم نے اچھی صحبت اپنائی ہوتی تو ہم ان برائیوں میں ہرگز مبتلا نہ ہوتے اور ہمارے معاشرے سے بھی برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا۔یقیناً فلموں ڈراموں، گانے باجوں اور نشے کی عادت کے ساتھ ساتھ نامحرم مردوعورتوں کے آپس میں غیر شرعی تعلقات، ان کی آپس کی دوستیاں، خلوت میں ملاقات اور ان کے مابین ہونے والے حیاء سوز واقعات بھی بری صحبت کا نتیجہ ہیں۔یادرکھئے!غیر محرم عورت

سے خلوت میں ملنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو تو ان دونوں کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة، 67/4، حدیث: 2172) مگر افسوس! فی زمانہ نوجوانوں میں ایسی بے باکی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ نعوذ باللہ لڑکیوں سے دوستی کرنے اور موبائل پر گھنٹوں بے شرمی و بے حیائی کی باتیں کرنے، بے حجاب ملاقات کرنے اور مَعَاذَ اللہ بدکاری میں مبتلا ہو جانے کو کوئی برائی ہی تصور نہیں کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ معاشرے کی ان برائیوں سے خود کو بچانے، سنتیں اپنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محل کیوں تباہ ہوا؟

حضرت سیدنا عبدالمُنعِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے والد سے اور وہ حضرت سیدنا وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی ملک میں ایک ظالم و مغرور بادشاہ رہا کرتا تھا۔ اس نے ایک عظیم الشان محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، جب تعمیر مکمل ہو چکی تو اس نے ارادہ کیا کہ میں سارے محل کا دورہ کروں اور دیکھوں کہ یہ میری خواہش کے مطابق بنا ہے یا نہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل کو دیکھنے چل پڑا۔ اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے بیرونی حصوں کو دیکھنا شروع کیا اور محل کے ارد گرد چکر لگانے لگا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رک گیا اور ایک

جھونپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اس نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی ہے۔ جب بادشاہ نے یہ سنا تو بڑے مغرورانہ انداز میں بولا: اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے، اس جھونپڑی کو فوراً گرادو۔ حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیامیٹ کر دیا۔ بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور لوگوں سے پوچھا: میری جھونپڑی کس نے گرائی ہے۔ لوگوں نے بتایا: ابھی کچھ دیر قبل بادشاہ آیا تھا، اسی نے تمہاری جھونپڑی گروائی ہے۔ یہ سن کر بڑھیا بہت غمگین ہوئی اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئی: اے میرے پاک پروردگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جارہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم وکریم پروردگار! تُو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شئے کو محیط ہے، میرے مولیٰ! تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک کمزور بندی کی جھونپڑی توڑ دی گئی۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس بڑھیا کی آہ وزاری اور دعا مقبول ہوئی۔ اللہ پاک نے حضرت سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت تباہ وبرباد کر دے۔ حکم پاتے ہی حضرت سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے

اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کر دیا۔
(التبصرة لابن الجوزی، المجلس الخامس، ص92، عیون الحکایات، الحکایة الثالثة والستون بعد المائة، ص176)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ ضرور دیا جاتا ہے۔ مظلوم کی دعا بارگاہ خداوندی میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! ناحق لوگوں کی جان ومال کو نقصان پہنچانا ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں اسلحے کے زور پر ظلم وزیادتی اور لوٹ مار معمول بن گیا ہے آئے دن چوری، ڈکیتی، قتل وغارت گری، ناحق لوگوں کی املاک پر قبضہ کرنا یا بلاوجہ نقصان پہنچانے کی خبریں سننے کو ملتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! ایسا کرنے والا گنہگار اور جہنم کا حقدار ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾
(پ25، الشوریٰ:42)

ترجمۂ کنز الایمان: مؤاخذہ تو اُنہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے درد ناک عذاب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ کریمہ سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے انجام سے بے خبر ہو کر ایسے برے کاموں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں اس حدیثِ پاک سے درس حاصل کرنا چاہیے، چنانچہ

نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جس شخص کے پاس درہم

اور دوسری قسم کامال نہ ہو وہ مفلس ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہو گا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال (ناحق) کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق طلب کریں گے تو اللہ پاک اس کی نیکیوں سے حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ پاک حکم فرمائے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر لاد دو، لہٰذا وہ سب حق والوں کے گناہوں کو سر پر اٹھائے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، ص1069، حدیث:6579)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اگر ہم نے دنیا میں کسی مسلمان کو تکلیف دی ہو گی تو روزِ قیامت اس کے بدلے میں اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی، اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا۔ یاد رکھئے! مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے، ناحق کسی کا مال غصب کرے اور دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مطالبہ کرے اور نہ دینے پر قتل وغارت گری کا بازار گرم کرے بلکہ مسلمان کو تو گھور کر دیکھنا بھی منع ہے جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔ (الزھد لابن المبارک، باب ما جاء فی الشح، ص240، حدیث:689)

افسوس صد افسوس! گھر سے باہر رہ کر تو لوگوں کو تنگ کرنا، انہیں ستانا، اسلحہ

دکھا کر مال لوٹنا مشغلہ ہے تو گھر میں آکر بھی کونسا ہم نے تلاوتِ قرآن ، یا مصلی بچھا کر نوافل اور ذکر اذکار کی کثرت کرنی ہے ۔ باہر کے فضول کاموں سے فراغت ملی تو گھر میں ٹی وی پر فلمیں ڈراموں ، گانے باجوں کے فحش مناظر سے لطف اندوز ہو کر اپنے کانوں اور آنکھوں میں جہنم کی آگ بھرنے کے اسباب پیدا کرتے ہیں یا پھر برے دوستوں کی صحبت میں رہ کر جوا کھیلنے ، نشے جیسی لعنت میں وقت اور پیسہ برباد کرتے ہیں ۔ ان تمام فضولیات ولغویات سے چھٹکارا پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماحول کی برکت سے ایسے بے شمار افراد گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں بھری زندگی بسر کر رہے ہیں ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال ودولت کے حریص

حضرت سیدنا فضل بن محمد رقاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حضرت سیدنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھا کہ آپ زاروقطار رو رہے ہیں، میں نے عرض کی: حضور ! آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے ؟ ارشاد فرمایا: دنیا سے نیک لوگ رخصت ہو گئے اوراب صورتحال یہ ہے کہ لوگ دنیاوی نعمتوں کے حریص ہو گئے ہیں، دین سے دوری اختیار کرلی ہے ۔ لوگوں نے آخرت کو بالکل بھلا دیا ہے اور دنیا میں مگن ہو کر رہ گئے ہیں ۔ یہ درد بھرے کلمات کہنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُٹھے اور بازار کی طرف چل دیئے ۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا ۔ بازار میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے بھائی کی آٹے کی دکان تھی ۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دکان پر گئے ، اپنے بھائی کو سلام

کر کے وہیں بیٹھ گئے۔ اس نے سلام کا جواب دے کر کہا: بھائی جان! آپ یہیں دکان میں بیٹھیں، میں ایک ضروری کام سے فارغ ہو کر ابھی آتا ہوں، آپ دکان کا خیال رکھئے گا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ چلا گیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ دکان پر بیٹھے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ کچھ فقراء و مساکین بازار میں موجود ہیں۔ آپ نے انہیں بلایا اور آٹا دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ دکان میں موجود سارا آٹا ان میں تقسیم کر دیا۔ جب آپ کا بھائی آیا اور اس نے یہ صورتِ حال دیکھی تو پوچھا: آٹا کہاں گیا؟ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: وہ آٹا میں نے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا: بھائی جان! آپ نے تو مجھے کنگال کر دیا ہے۔ بھائی کی یہ بات سن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ وہاں سے اُٹھے اور مسجد میں جا کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بھائی نے گلّہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گلّہ درہموں سے بھرا ہوا ہے۔ جب حساب لگایا تو پتہ چلا کہ ایک درہم کے بدلے ستر درہم نفع ہوا ہے۔ وہ دل میں کہنے لگا: یہ سب میرے بھائی کی برکت سے ہوا ہے۔ چند دن بعد آپ کا بھائی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے پاس آیا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب دیا اور پوچھا: بھائی کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا: بھائی جان! کل آپ میری دکان پر کچھ دیر کے لئے تشریف لائیں تو یہ میرے لئے سعادت ہو گی۔ آپ نے فرمایا: تم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہو کہ اُس دن تمہیں بہت زیادہ نفع ہوا۔ اب میں تمہاری دکان پر نہیں آؤں گا اور ہر مرتبہ ایسے معاملات نہیں ہوتے، اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص198-199)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سیدنا معروف کرخی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ آج

سے کئی سو سال پہلے لوگوں کو دَھن کمانے کی دُھن، دنیا کی لگن میں مگن، دین سے دُوری اور فکرِ آخرت سے بے خوف دیکھ کر زار و قطار رو رہے تھے۔ جب آپ رَحمَۃُاللّٰہ عَلَیْہ اس دور کے مسلمانوں کی عملی حالت پر گریہ وزاری فرما رہے ہیں تو فی زمانہ مسلمانوں کی بداعمالیاں تو ان سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ ہر طرف بے عملی کا دَور دَورہ ہے، یقیناً یہ ساری تباہی دنیا کی مَحبّت ہی نے مچائی ہے، حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سنّتوں سے دُور جا پڑے ہیں، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحبّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، 22/5، حدیث: 9) صد کروڑ افسوس! دین سے دوری کا یہ حال ہے کہ جنّت کی لازوال نعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کیلئے بھی سنّتوں کی تربیّت کی خاطر راہِ خدا میں سفر کیلئے آج ہم تیار نہیں ہوتے جبکہ فانی دنیا کی عارِضی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کیلئے ہزاروں میل دُور جانے کو فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کی دینی اعتبار سے بربادی، مسجِدوں کی ویرانی، سینما گھروں اور عیش و نَشاط کے اڈّوں کی آبادی، فَرَنگی تہذیب کی یلغار، مغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے ہر طرف گناہوں کا گرم بازار اور مسلمانوں کی بھاری اکثریّت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ ”ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی اشد ضرورت ہے۔“

مسلمانوں کی اکثریّت نے فقط ”کھاؤ پیو اور جان بناؤ“ کو ہی گویا مقصدِ حیات سمجھ

رکھا ہے، دوسروں کو صلوٰۃ وسنّت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخرت کی بھلائی پانے کیلئے اِتنا وَقت بھی نہیں جو اِطمینان سے نَماز ہی پڑھ سکیں اور جو نمازیں پڑھتے ہیں تو دنیا کی آسائشوں اور لذتوں میں اس قدر مگن ہیں اس کے فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ زکوۃ، روزہ حج وغیرہ عبادات اور دیگر معاملات ومہلکات کا علم سیکھنے کیلئے ان کے پاس وقت نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! علم دین حاصل کرنا محض چند اَفراد کی ذمّہ داری نہیں بلکہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق مسائل سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ سالہاسال سے نماز پڑھنے والے کو وُضُو کا صحیح طریقہ تک نہیں آتا، یا وہ نماز میں ایسی غَلَطیوں کا عادِی ہوچکا ہوتا ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، کسی کی قِراءَت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غَلَط ہے! کئی کئی حج کرنے والے کو حج کے مسائل معلوم نہیں ہوتے! برسوں سے رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنے والے کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ شرعی اعتبار سے سَحَری کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ یہ تو عبادات کا حال ہے، جہاں تک مُعامَلات مثلاً خرید وفروخَت، نِکاح وطَلاق، اُجرَت دے کر کوئی کام کروانے کا تعلق ہے تو علم دین سے محرومی کے باوُجُود کوئی بھی کام کرتے وقت عموماً اُس کی شرعی حیثیت معلوم ہی نہیں کی جاتی کہ ہم جو کچھ کرنے جارہے ہیں وہ جائز ہے یا ناجائز؟ عقائد کا معاملہ سب سے زیادہ نازُک ہے کہ ہماری اکثریت تشویش کی حد تک اپنے عقائد کی تفصیل سے لاعلم ہے جس کی وجہ سے ایسے کلمات بھی بول دیئے جاتے ہیں جنہیں علمائے کرام نے کُفر قرار دیا ہوتا ہے۔ الغرض جہالت کا ایک طوفان برپا ہے،

جھوٹ، غیبت، چُغلی، اَمانت میں خِیانَت، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو بلاوجہِ شرعی اَذِیّت دینا، بُغض و کینہ، تکبُّر، حَسَد جیسے کتنے ہی ایسے مُہلِکات ہیں جن کے مسائل کا سیکھنا فرض ہے مگر مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو ان کی تعریفات تک نہیں معلوم! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ علم دین سیکھنے کی خود بھی کوشش کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حصولِ علم دین کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی بھی ہے۔ اس دینی ماحول کی برکت سے علم دین سے دور رہنے والوں کو علم کی دولت نصیب ہوتی ہے، گناہوں میں زندگی بسر کرنے والوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے اور وہ سنتوں بھری زندگی بسر کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اذان تو روزانہ ہوتی ہے

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے تحریری بیان "ٹی وی کی تباہ کاریاں" میں یہ حکایت تحریر فرماتے ہیں: ہند کے کسی شہر کی ایک مسجد میں کچھ سوگوار افراد گھبرائے ہوئے آئے اور نمازیوں سے کہنے لگے: ہمارے یہاں میّت ہوگئی ہے اور بڑا عجیب مُعاملہ ہے، آپ حضرات برائے کرم آکر دعا فرمادیجئے۔ جب سب گھر پہنچے تو ایک جوان عورت کی لاش کمرہ میں رکھی تھی اور اُس کے چاروں طرف بڑے بڑے خوفناک کنکھجورے مُحاصَرہ کئے ہوئے تھے۔ یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر مارے خوف کے سب کی گھگی بندھ گئی، کسی سمجھدار شخص نے کہا: یہ میّت کا عذاب معلوم ہوتا ہے جو ہماری عبرت کیلئے ظاہِر کیا گیا ہے! آؤ مل کر

استغفار کرتے ہیں۔ چنانچہ سب نے ملکر توبہ و استغفار کرکے گڑگڑا کر اور رو رو کر کافی دیر تک دعا مانگی۔ بالآخر وہ خوفناک کنکھجورے لاش کا گھیراؤ چھوڑ کر ایک طرف کونے میں جمع ہوگئے۔ ڈرتے ڈرتے میِّت کی تجہیز و تکفین کی ترکیب بنی۔ نَمازِ جنازہ کے بعد جب میِّت کو قَبْر میں اُتارا گیا تو بہُت سارے خوفناک کَنکھجورے قَبْر کے ایک کونے میں جمع تھے یہ دیکھ کر لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا، جوں توں قَبْر کو بند کرکے لوگ وہاں سے رُخصت ہوئے۔ تدفین کے بعد جب میِّت کی ماں سے اُس کا عمل دریافت کیا گیا تو اُس نے کہا: یہ T.V دیکھنے کی بہت شوقین تھی۔ ایک دن T.V کے پروگرام میں اس کا پسندیدہ گانا آرہا تھا کہ اَذان شروع ہوگئی، میں نے کہا: بیٹی! اذان کا احترام کرو اور T.V بند کردو۔ اُس نے یہ کہہ کر T.V بند کرنے سے انکار کردیا کہ ”امّی! اذان تو روزانہ ہوتی ہے مگر یہ پروگرام اور گانا کہاں روز روز آتا ہے!“ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہ عذاب اِسی سبب سے ہُوا۔(ٹی وی کی تباہ کاریاں، ص2-3)

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت سے معلوم ہوا کہ وہ بدنصیب عورت ٹی وی پر فلمیں ڈرامے، گانے باجے سننے کی محبت میں اس قدر مستغرق تھی کہ اسے اذان اور نماز تک کی فکر نہ تھی۔ بلکہ نعوذ باللہ اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ اذان تو ہوتی ہی رہتی ہے مگر یہ گانا روز تھوڑی آتا ہے۔ پھر مرنے کے بعد اس کی جو حالت ہوئی اس میں ہمارے لیے عبرت ہی عبرت ہے۔ اگر ہم معاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہماری اکثریت فلموں، ڈراموں کی شائق نظر آتی ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم جن میٹھے مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت کا دم بھرتے ہیں اللہ پاک نے انہیں آلاتِ

مُوسیقی یعنی ڈھول، طبلے، سارنگیوں اور بانسریوں وغیرہ کو ختم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الالف، 228/1، حدیث: 1612) جبکہ آج کئی بدنصیب مسلمان اِن منحوس آلات کو حرزِ جاں بنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس طرح کی خرافات سے خود کو بچانا واجب ہے، چنانچہ علامہ شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رباب، بانسری، قانون، جھانجھن اور بِگل بجانا مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام ہے) کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے، اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، 651/9)

ہماری نوجوان نسل فلموں ڈراموں کے ذریعے ان خرافات کو سننے کی نہ صرف شائق ہوتی ہے بلکہ جو کچھ فلموں ڈراموں میں دیکھتی ہے اس کی عملی تصویر بننے کی بھی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ مثلاً فلموں ڈراموں میں نامحرم عورتوں کے ساتھ نامحرم مردوں کے غیر شرعی تعلقات، ان کی آپس کی دوستیاں، خلوت میں ملاقات اور ان کے مابین ہونے والے حیاسوز مناظر دیکھتے ہیں تو یہ نادان بھی اس کو دہرا کر اپنی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! غیر محرم عورت سے تنہائی میں ملاقات سے گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ ہے جیسا کہ حضرت علامہ عبد الرَّءُوف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جب کوئی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نفیس موقع ہوتا ہے، وہ ان دونوں کے دلوں میں گندے وَسوَسے ڈالتا ہے،

اُن کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حیاء ترک کرنے اور گناہوں میں مُلَوَّث ہو جانے کی پر ابھارتا ہے۔" (فیض القدیر، حرف الالف، 102/3، تحت الحدیث: 2795)

فی زمانہ فلموں ڈراموں میں ایسے حیاء سوز مناظر دیکھ دیکھ کر نوجوانوں میں ایسی جرأت اور بے باکی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس لت میں پڑ چکے ہیں اور لڑکیوں سے دوستی کرنا اور موبائل پر گھنٹوں بے شرمی و بے حیائی کی باتیں کرنا اور پیسہ اور وقت دونوں برباد کرنا معمول بن چکا ہے۔ اللہ پاک ہماری نوجوان نسل کو اس برائی سے محفوظ فرمائے۔

اسی طرح فلموں میں مار دھاڑ سے بھرپور جھوٹے مناظر دیکھ دیکھ کر ایک تعداد ہے کہ جو اس کی شوقین بن چکی ہے اور بات بات پر لڑنا جھگڑنا انکا محبوب مشغلہ بنتا جارہا ہے حالانکہ بلاضرورت لڑنا جھگڑنا انتہائی برا کام ہے اور جھگڑالو شخص اللہ پاک کے نزدیک بھی ناپسندیدہ ہے۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخص بہت زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔"

(بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب قول اللہ تعالی: وھو الد الخصام، 130/2، حدیث: 2457)

پیارے اسلامی بھائیو! جھگڑا کرنا خطرناک اور شر انگیز آفت ہے اور اللہ پاک کی ناراضی کا سبب ہے۔ اگر ہم فلمیں ڈرامے، گانے باجے، لڑائی جھگڑے اور اس جیسی تمام بری عادتوں سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے بری سنگت میں گھرے ہوئے، لڑکیوں سے دوستی کا شوق رکھنے والے، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے ساری رات برباد کرنے والے اور

لڑائی جھگڑے کے شیدائی افراد تائب ہو کر سنتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کی ایجاد

دُنیائے اسلام کے مشہور و معروف حنفی بزرگ، عارف بِاللہ، حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ پاک نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پرندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چَرِندے اور دَرِندے آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا تَرک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے اثر سے بعض اوقات انسانوں کی روحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز سن کر 100 عورتیں وفات پا گئیں۔ شیطان آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اِس انداز سے بہُت پریشان تھا۔ آخِرکار اِس نے بانسری اور طنبورہ بنایا اور خوب گایا بجایا۔ اب لوگ دو گُروہوں میں تقسیم ہو گئے جو سعادت مند تھے وہ حضرتِ سیدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پُرسَوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کشف المحجوب، باب احکام السماع، ص457-458)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد شیطان ملعون ہے اور

گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔" (تفسیرات احمدیہ، ص601، فردوس الاخبار، باب الالف، 34/1، حدیث:42) فی زمانہ فکرِ آخرت سے غافل ایک تعداد ہے جو گانے باجے سننے سنانے میں بدمست نظر آتی ہے حالانکہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا پیارا مذہب ہمیں گانے باجوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اورآپ کے پیارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موسیقی سے کس قدر نفرت کرتے تھے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے۔ حضرت سیدنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے، پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا: اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں اور فرمایا: میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بانسری کی آواز سنی تو اس طرح کیا جو میں نے کیا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب کراھۃ الغناء والزمر، 367/4، حدیث:4924، موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الملاھی، 288/5)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سرکار نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اورآپ کے صحابی جاں نثار، سنتوں کے آئینہ دار حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا موسیقی سے کس قدر متنفر تھے کہ آواز آنے پر اپنی انگلیاں ہی کانوں میں داخل

فرمالیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ بھی بدل لیا۔ مگر افسوس! ایک ہم ہیں کہ گانے باجے کی آواز سن کر اس سے بچنے کی بجائے مزید اپنے کان اس کی طرف لگا دیتے ہیں۔ خصوصاً شادیوں میں ڈھولک، ڈانڈیا، رقص و سرور، ناچ گانے وغیرہ اور اس طرح کے فنکشنز میں بڑے شوق سے جاتے ہیں اور ہمارے گھروں میں اس کے بغیر عموماً شادیاں نہیں ہوتیں۔ ان فنکشنز میں شرکت کرنے والے اور والیاں ایک ساتھ ناچتے، گاتے اور بد نگاہی کرنے کے ساتھ ساتھ نہ جانے کتنے گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں مگر افسوس!! اس پر ذرا بھی نہیں شرماتے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ان فنکشنز میں فیشن کے نام پر جو طوفانِ بدتمیزی مچایا جاتا ہے وہ ایک الگ درد بھری داستان ہے۔ مَعَاذَ اللہ فیشن کے نام پر داڑھی منڈانا، عجیب و غریب اسٹائل کے بال بنوانا، باریک اور چست لباس پہن کر دوسروں کے لیے بد نگاہی کا سامان بننا، یہود و ہنود کی پیروی میں اندھے ہو کر ناجائز رسم و رواج کو اپنانا ہمارے معاشرے کا حصہ بنتا جارہا ہے۔ آج ہم اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں، کل بروزِ قیامت اسی نفس کی پیروی کے سبب گرفتارِ بلا ہو گئے تو کیسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا؟ ذرا سوچئے کہ بروزِ قیامت جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سنت سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہم سے منہ موڑ لیا تو ہمارا بنے گا کیا؟ تصور کیجئے کہ آج ہم فیشن کے نام پر جو بداعمالیاں کرتے ہیں بروزِ قیامت جب انہی بداعمالیوں کے سبب ہمیں جہنم میں جھونک دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ ذرا سوچئے کہ جس دنیا داری میں مصروف ہو کر ہم فرائض و واجبات چھوڑ دیتے ہیں بروزِ قیامت

اگر ان فرائض و واجبات کی ہم سے پرسش ہو گی تو ہم کس طرح اس کا جواب دے پائیں گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! بہتری اسی میں ہے کہ ہم آج ہی دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ کر فکرِ آخرت میں مصروف ہو جائیں اور اس فیشن پرستی سے ناطہ توڑ کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے رشتہ جوڑ لیں۔ ورنہ یاد رکھئے! دنیا داری میں مبتلا ہو کر فیشن پرستی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی، گالی گلوچ اور اس طرح کے گناہوں میں پڑ جانے سے کل بروزِ قیامت سوائے کفِ افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر آپ دنیا و آخرت کی بھلائی پانا اور قبر و حشر کی ہولناکیوں سے خود کو بچانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ''دینی ماحول'' سے وابَستہ ہو جایئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنے دنیا کی محبت سے سرشار فکر آخرت میں بے قرار ہوگئے۔ لذاتِ دنیا کے عاشق و فاسق، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر بن گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم کیسے مسلمان ہیں؟

شیخ محقق، حضرت علامہ شاہ عبد الحق محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت سیّدنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شمار اکابر علمائے یہود میں ہوتا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مدینہ منوّرہ میں جلوہ فرما ہوئے تو عرب لوگ

آپ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے سبقت کرنے لگے، میں بھی ان کے ہمراہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، جب میری پہلی نظر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ انور پر پڑی تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ کذّابوں (جھوٹوں) کا چہرہ نہیں ہو سکتا، پھر میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اقدس سے پند و نصیحت کے کلمات سماعت کئے، گھر لوٹا تو بے حد متأثر ہو چکا تھا۔ دوسری مرتبہ خلوت (تنہائی) میں حاضری دی۔ اس وقت میں نے غیب بتانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تین سوال کئے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے نہایت شافی اور کافی جواب ارشاد فرمائے تو میں باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گیا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب، 412/2، حدیث:3329، ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء فی قیام اللیل، 127/2، حدیث:1334، مدارج النبوت، قسم سوم، ذکر عبد اللہ بن سلام، 66/2)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سیدنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کس طرح پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کی پہلی نظر ہی گھائل کر گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دل بے اختیار پکار اٹھا کہ یہ چہرہ کسی کذاب کا ہو ہی نہیں سکتا اور جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پند و نصیحت پر مشتمل گفتگو سماعت کی تو نتیجہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایمان لانے کی صورت میں ہی ظاہر ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کا یہی فیضان آپ کے کئی غلاموں میں بھی نظر آتا ہے۔ کئی ایسے بزرگانِ دین گزرے ہیں جن کے نورانی کردار کو دیکھ کر، فکر انگیز کلمات و واقعات سن کر کئی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔ جیسا کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا، پڑوس میں ایک غیر مسلم کا مکان تھا اور

حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حجرہ اس کے دروازے کے قریب تھا۔ اس نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ سے حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں نجاست پھینکا کرتا۔ اس نے ایک مدت تک ایسا ہی کیا۔ مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔ آخر ایک دن اس نے خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ”حضرت! آپ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے، جو نجاست گرتی ہے اس سے صاف کر دیتا ہوں۔“ اس غیر مسلم نے کہا: ”آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟“ فرمایا: میرے پیارے اللہ پاک کا قرآن میں فرمانِ عالیشان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

(پ4، ال عمران: 134)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

یہ آیتِ مقدسہ سن کر وہ غیر مسلم بہت متأثر ہوا اور یوں عرض گزار ہوا: یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے، آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں۔ پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر مالک بن دینار، الجزء الاول، 51/1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ایک یہودی حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کردار سے متأثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! آج معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے کہ مسلمان مغربی تہذیب اور اغیار کی عادت و اطوار سے متأثر ہو کر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللہ فخر محسوس کرتا ہے۔ مرد ہے تو اسلامی لباس کو

چھوڑ کر پینٹ شرٹ اور سر پر ہیٹ لگا کر اتراتا پھرتا ہے، عورتوں نے پردے کو خیر باد کہہ دیا ہے اور گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ و چست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننا معیوب ہی نہیں سمجھا جاتا، بچوں کی تربیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے دنیاوی علوم و فنون سکھائے جاتے ہیں، اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں اسے تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ "اعلیٰ تعلیم" کی خاطر اسے کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔

فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی، مغربی تہذیب سے محبت اور روشن خیالی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیکیاں کرنا دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں و ڈرامہ تھیٹروں کی رونق دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے، ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضروریات و حصولِ سہولیات کی جد و جہد نے انسان کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے، یہی وجہ ہے دنیاوی شان و شوکت اور ظاہری آن بان مسلمانوں کے دلوں کو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے۔ مگر افسوس! اپنی قبر کو گلزارِ جنت بنانے کی تمنا دلوں میں گھر نہیں کرتی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم مغربی تہذیب سے جان چھڑا کر اسلامی تعلیمات اپنانا

چاہتے ہیں، فیشن پرستی کو چھوڑ کر سنتوں بھری زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں، اپنی اصلاح اور اپنے بچوں کی دینی تربیت اور انہیں بچپن ہی سے فکرِ آخرت کا ذہن دینا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے ”دینی ماحول“ سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس دینی ماحول کی برکت سے بے شمار فیشن پرست اور مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد تائب ہو کر سنتوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نصیحت ولی بڑی نعمت ہے

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو مدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بلند مرتبہ اَبدال تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اُندُلُس کی جامع مسجد خضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ چند راہب بھی امتحاناً مسلمانوں کے لباس پہن کر مسجد میں لوگوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان شروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک درزی حاضر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے استفسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگادی؟ اس نے عرض کی: حضور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔ لوگوں کو اس سے بڑا تعجب ہوا لیکن معاملہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیان شروع کر دیا، جس میں یہ جملہ بھی فرمایا: اے فقراء! جب اللہ پاک کی طرف سے توفیق کی ہوائیں سعادت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بجھا دیتی ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سانس لیا جس سے مسجد کی تقریباً تیس (30) قندیلیں بجھ گئیں۔ پھر

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں، اے فقراء! جب عنایت کے انوار مردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت و سکون سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر ظلمت ان کے لئے روشن ہو جاتی ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے سانس لیا تو تمام قندیلوں کی روشنی لوٹ آئی۔ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ایک آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے سجدے میں یوں دعا کی: "یا اللہ! تو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے بندوں کی مصلحت بہتر جانتا ہے، یہ راہب مسلمانوں کے لباس میں مسلمانوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سوا کوئی قادر نہیں، میں نے انہیں تیرے دسترخوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے تو ان کو کفر کی تاریکی سے نکال کر نورِ ایمان میں داخل فرمادے۔" راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اٹھائے تھے کہ ان سے کفر و شرک کی ناپاکی دور ہو گئی اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (الروض الفائق، المجلس الثلاثون فی مناقب الاولیاء، ص163)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں کے بیان اور ان کی صحبت کی کیسی تاثیر ہوتی ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی ان کی مجلس میں آکر بیٹھ جائے تو ان کے بیان کردہ مدنی پھول تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں ایسے پیوست ہوتے ہیں کہ اسے دولتِ ایمان نصیب ہو جاتی ہے اور کوئی گنہگار ان کی صحبت سے فیضیاب ہو تو ہاتھوں ہاتھ وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں کا پیکر بن جاتا ہے۔

ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے نیک بندوں کو وہ شان عطا کی ہوتی ہے کہ وہ اللہ پاک کے نور سے ہی دیکھتے ہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجر، 88/5، حدیث: 3138) یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے ہمیشہ اسی کے ذکر کی محفلیں سجاتے اور وعظ و نصیحت کے ذریعے لوگوں کو دعوتِ حق دیتے رہتے ہیں۔ منقول ہے: حضور سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے **521**ھ سے **561**ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمائی۔(بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص184) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زائد یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق و فجار، فسادی اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔(بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص184) جو غیر مسلم اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور دینِ اسلام پر عمل کرتے ہوئے بحالتِ اسلام ہی دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یقیناً ایسے افراد خوش نصیب ہیں کہ وہ خود کو جہنم کی آگ سے بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے دنیا چھوڑی، نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی تو وہ اس حال میں مرے گا کہ اللہ پاک اس سے راضی ہوگا۔(ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی الایمان، 54/1، حدیث: 70، المستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبة، 65/3، حدیث: 3330) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جسے اسلام کی ہدایت ملی اور بقدرِ ضرورت رزق ملا، پھر اس نے اس پر قناعت کی تو وہ فلاح پا گیا۔(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب القناعة، 441/4، حدیث: 4138)

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جہاں دیگر بُرائیوں کے خلاف مصروفِ عمل ہے وہیں اسلام کے فیضان کو عام کرنا اور غیر مسلموں تک دین اسلام کی دعوت پہنچانا بھی اس کا ایک اہم مقصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا پیغام دنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ اس تحریک کی برکت سے جہاں عاشقانِ رسول کی ایک بہت بڑی تعداد سنتیں سیکھنے سکھانے اوران پر عمل کرنے کی جانب گامزن ہے وہیں اللہ پاک کی عطا اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ کرم کے صدقے غیر مسلموں کی بھی ایک کثیر تعداد دولتِ ایمان سے مشرف ہوتی جارہی ہے۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں موجود اسلامی بھائیوں اور مدنی چینل کے ناظرین کو وعظ و نصیحت کے مدنی پھول عطا فرماتے رہتے ہیں۔ ان پھولوں کی خوشبو سے فیضیاب ہونے والے کئی غیر مسلموں کو قبولِ ایمان کی دولت نصیب ہوئی ہے۔

دل کی دنیا ہی بدل گئی

منقول ہے کہ حَضْرتِ عُتبہ نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فسق و فجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ ایک دن حَضْرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں آئے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیت کی تفسیر کر رہے تھے: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ تَرجَمۂ کنز الایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ27، الحدید:16)
حَضْرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِس قدر مؤثر وعظ فرمایا کہ لوگوں پر گریہ

طاری ہو گیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور یہ کہنے لگا: اے نیک آدمی! جب میں توبہ کروں تو کیا اللہ پاک مجھ جیسے فاسق و فاجر کی توبہ قبول کرے گا؟ شیخ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تیرے فِسق و فُجور کے باوجود اللہ پاک تیری توبہ قبول کرے گا۔ جب حضرتِ عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا اور سارا بدن کانپنے لگا، چلائے اور غش کھا کر گر پڑے، جب اِفاقہ ہوا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا میرے جیسے کی توبہ بھی ربِّ رحیم قبول فرمائے گا۔ شیخ نے فرمایا: کیوں نہیں! اللہ پاک اپنے گنہگار بندے کی توبہ اور معافی قبول فرماتا ہے۔ پھر حضرتِ عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سر اٹھایا اور تین دعائیں کیں: (1) اے میرے اللہ پاک! اگر تو نے میری توبہ قبول کر لی اور میرے گناہ معاف فرما دیے تو مجھے فہم و یادداشت عطا کر، مجھے عزت عطا فرما کہ علومِ دین اور قرآنِ مجید سے جو سنوں حفظ کر لوں۔ (2) اے اللہ پاک! مجھے حُسن آواز کا اعزاز عطا فرما، جو بھی میری قرأت سنے اگر وہ سنگ دل ہو تو اس کا دل نرم ہو جائے۔ (3) اے اللہ پاک! مجھے رزقِ حلال کا اِعزاز عطا فرما اور وہاں سے روزی عطا فرما کہ مجھے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔ اللہ پاک نے اُن کی تمام دعائیں قبول فرمائیں، اُن کا فہم تیز ہو گیا، جب وہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا تائب ہو جاتا، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص28-29)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ پاک کے ولی کی زبان میں کس قدر تاثیر ہوتی ہے کہ جو بھی ان کا بیان سنتا ہے گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے۔ حضرت

سَیِّدُنا عُتْبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سیدنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں آنے سے پہلے نہایت ہی اوباش اور گناہوں میں مُلوث رہنے والے نوجوان تھے لیکن جب سَیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں گئے تو دل کی دنیا ہی بدل گئی اور اس کے بعد ساری زندگی عبادت وریاضت اور اللہ پاک کی یاد میں بسر ہونے لگی اور اسی حالت میں آپ کا وصال ہوگیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنی زندگی نیکیوں میں گزاریں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ یاد رکھئے! دنیا میں برے اعمال کرنا عالم برزخ میں باعثِ غم وندامت اور نیک اعمال بجالانا باعثِ مسرت وراحت ہوگا۔ آج مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت بے عملی کا شکار ہے، نہ تو اُنہیں حقوقُ العباد کی ادائیگی کا پاس ہے اور نہ ہی حقوقُ اللہ کی بے دریغ پامالی کا کوئی احساس۔ دنیا جوں جوں ترقی کرتی جارہی ہے نیکیاں کرنا اتنا ہی دشوار اور ارتکابِ گناہ آسان ہوتا جارہا ہے۔ ایک دَور تھا جب فلموں ڈراموں کے معاملات صرف سینما سکرین تک محدود تھے لیکن اب اس طرح کے شیطانی کام کرنے کے لیے کہیں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ سب شیطانی کام صرف ایک بٹن دبانے تک آچکے ہیں۔ یاد رکھئے! گانے باجے سننا سنانا، فلمیں ڈرامے دیکھنا دکھانا شیطانی اَفعال ہیں، ان میں کسی بھی قسم کی معاونت کرنا گُناہ کے کام میں شرکت کرنا ہے۔ لہٰذا! ان شیطانی کاموں سے خود بھی بچیئے اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کیجئے۔ نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ جن میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبَّت کا ہم دَم بھرتے ہیں اُنہیں تو اُن کے پیارے اللہ پاک نے آلاتِ مُوسیقی یعنی ڈھول، طبلے، سارنگیوں اور بانسریوں وغیرہ کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔ نبی پاک صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الالف، 228/1، حدیث: 1612) جبکہ آج کئی بدنصیب مسلمان اِن منحوس آلات کو حرزِ جان بنائے ہوئے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! یہ گناہوں کے کام کرنا پیسا کمانے کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ ذرا سوچئے! جب چور چوری کرتا ہے تو ایک عقلمند انسان نہ تو چوری میں کوئی معاونت کرنے پہ تیار ہوتا ہے اور نہ ہی اس چوری کا ذمہ اپنے سر لینے کو تیار ہوتا ہے، مگر افسوس کہ آج ہم فلمیں ڈرامے دیکھنے، دکھانے، سننے، سنانے میں خوب ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! گناہوں بھری فلمیں، ڈرامے دکھانا، انہیں بنوانا، ان کے بنوانے میں کسی بھی قسم کی معاونت کرنا، انہیں میموری کارڈز میں ڈال کے دینا، نیٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے کسی کو دینا، V.C.Ds کی صورت میں کرائے پر دینا ان میں سے کوئی بھی "شیطانی خدمت" کرنے پر معاوضہ لینا یہ سب حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ آپ کی معاونت سے کیا گیا گناہ بعد میں جتنی بار کیا جائے گا اس کا گناہ آپ کے ذمے بھی لکھا جائے گا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، المائدۃ: 2)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے نہ کہ برائی کے کاموں پر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانا چاہیے بلکہ جتنا ہو سکے گناہوں کے کاموں سے دوسروں کو روکنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول بھی

دوسروں کو گناہوں سے روکنے اور سنتوں کی تبلیغ کا ڈنکا بجانے میں مصروفِ عمل ہے۔ گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی ترغیب دینے کا ایک ذریعہ "مدنی مذاکرہ" بھی ہے۔ جس میں اس صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقے بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ بھی اس ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں نہ صرف خود شرکت کا معمول بنائیے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کا دروازہ

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زکریا غلابی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا وہ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکل کر اپنے گھر کا ارادہ رکھتے تھے، اچانک نشے میں مدہوش ایک قریشی نوجوان آپ کے راستے میں آیا جو ایک عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہا تھا، عورت نے مدد کے لئے پکارا تو لوگ اس نوجوان کو مارنے کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس نوجوان کو دیکھ کر پہچان لیا اور لوگوں سے کہا: "میرے بھتیجے کو چھوڑ دو۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "اے میرے بھتیجے! میرے پاس آؤ۔" تو وہ نوجوان شرمندہ ہونے لگا، تب آپ نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا پھر

اس سے فرمایا: ”میرے ساتھ چلو۔“ چنانچہ، وہ آپ کے ساتھ چلنے لگا حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر پہنچ گیا۔ آپ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: ”آج رات اسے اپنے پاس سلاؤ، جب اس کا نشہ دور ہو تو جو کچھ اس نے کیا ہے وہ اسے بتا دینا اور اسے میرے پاس لانے سے پہلے جانے مت دینا۔“ چنانچہ، جب اس کا نشہ دور ہوا تو خادم نے اسے سارا ماجرا بیان کیا جس کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہوا اور رونے لگا۔ واپس جانے کا ارادہ کیا تو غلام نے کہا: حضرت کا حکم ہے کہ تمہیں ان کے پاس لے جاؤں۔ چنانچہ، وہ اس نوجوان کو آپ کے پاس لے آیا، آپ نے اس نوجوان سے فرمایا: ”کیا تجھے اپنی ذات سے شرم نہیں آئی؟ کیا تجھے اپنی شرافت سے حیا نہ آئی؟ کیا تو نہیں جانتا کہ تیرا والد کون ہے؟ تو اللہ پاک سے ڈر اور جن کاموں میں لگا ہوا ہے انہیں چھوڑ دے۔“ وہ نوجوان اپنا سر جھکا کر رونے لگا پھر اس نے اپنا سر اٹھا کر کہا: میں اللہ پاک سے عہد کرتا ہوں جس کے بارے میں قیامت کے دن مجھ سے سوال ہو گا کہ آئندہ کبھی میں (نشہ آور) نبیذ نہیں پیوں گا اور نہ ہی کسی عورت پر دست درازی کروں اور میں اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے اس کے سر پر بوسہ دے کر فرمایا: ”اے میرے بیٹے! تو نے توبہ کر کے بہت اچھا کیا۔“ اس کے بعد وہ نوجوان آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلسوں میں شریک ہونے لگا اور آپ سے حدیث شریف لکھنے لگا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الامر بالمعروف و النھی عن المنکر، الباب الثانی، 2/411-412)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نشہ کیسی بری چیز ہے کہ اَوّلاً انسان نشے کے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے پھر مزید گناہوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ

وہ نوجوان نشے کی آفت کے سبب ایک عورت کو چھیڑنے لگا،اس کے بعد بھی وہ نجانے کیا کیا کرتا مگر اس کی خوش قسمتی کہ حضرتِ ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی انفرادی کوشش کی وجہ سے وہ دیگر گناہوں میں ملوّث ہونے سے بچ گیا۔ یاد رکھئے !نشہ عقل انسانی کو زائل کر دیتا ہے، اچھے بُرے کی تمیز ختم کر دیتا ہے، اپنے بیگانے کے فرق کو مٹا دیتا ہے، انسان بیوی اور بہن میں بھی امتیاز نہیں کرپاتا حتی کہ والدین جنہوں نے خود تکلیف اٹھاکر اسے پالا، اس کی بہتر پرورش کی یہ ان کی نافرمانی اور بعض اوقات تو ان کی توہین کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ نشے کی انہی خرابیوں کی وجہ سے اسلام نے اسے ہمیشہ کیلئے حرام قرار دیا ہے مگر ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری بے شمار برائیاں پھیل رہی ہیں اِن میں سے ایک نشہ بھی ہے۔ حالانکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر نشہ اور فتور پیدا کرنے والی چیز منع فرمائی ہے۔(ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، 461/3، حدیث:3686) مگر افسوس کہ آج ایک تعداد ہے جو نشے کی عادی ہے۔ نشے کی مختلف اشیاء مثلاً افیون، چرس، نشے کے انجکشنز اور شراب دن بدن عام ہوتی چلی جارہی ہے۔ آہ! انسان کس قدر نادان ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان کر رہا ہے۔ ذرا سوچئے !اگر اسی حالت میں موت کا قاصد آ گیا اور توبہ کی مہلت بھی نہ ملی تو کیا بنے گا!

پیارے اسلامی بھائیو! انسان پر ماحول کے انتہائی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں، اچھا ماحول اچھی سوچ پیدا کرتا ہے اور برا ماحول بری سوچ دیتا ہے۔ اس بگڑے ہوئے معاشرے میں اگر کسی کو خوش قسمتی سے گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جذبہ

دینے والا ماحول میسر آجائے تو کیا بات ہے۔ اگر آپ بھی گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں اور اپنے مقصدِ حیات کو سمجھتے ہوئے سنتوں کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے کیونکہ اسی ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنے ہی دنیا کی محبت سے سرشار فکر آخرت میں بے قرار ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی ہتھیار

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانے میں عرصۂ دراز سے مصروفِ عبادت تھا، وہ مجاہدات کرتا اور ہمیشہ گناہوں سے بچتا۔ اس کی عبادت و پارسائی کو دیکھ کر شیطان کے چیلے ابلیس کے پاس آئے اور کہا: فلاں شخص نے ہمیں عاجز کر دیا ہے اس سے ہمیں کچھ حصہ نہیں ملا۔ اپنے چیلوں کی یہ بکواس سن کر ابلیس لعین نے اس عابد کو بہکانے کی ٹھانی اور اس کے عبادت خانے پر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ عابد نے پوچھا: کون ہے؟ ابلیس بولا: میں مسافر ہوں، آج رات مجھے اپنے پاس پناہ دے دو۔ کہا: یہاں بہت ہی قریب ایک بستی ہے تو وہاں چلا جا۔ ابلیس نے کہا: خدا کا خوف کرو، میں مسافر ہوں مجھے درندوں اور چوروں کا خطرہ ہے، اتنی رات گئے میں کہاں مارا مارا پھروں گا۔ عابد نے کہا: میں ہرگز دروازہ نہیں کھولوں گا۔ یہ سن کر ابلیس خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد پھر دستک دی اور کہا: جلدی سے میرے لئے دروازہ کھولو۔ عابد نے پوچھا: کون ہے؟ کہا: میں مسیح (یعنی عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) ہوں۔ (مَعَاذَ اللّٰہ)

عابد نے کہا: اگر تُو مسیح ہے تو پھر تجھے میری حاجت ہی کیا ہے، تُو تو اپنے رب کی رسالت اور آخرت کے وعدے کو پہنچ چکا ہے۔ ابلیس لعین پھر خاموش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد پھر شیطانی طبیعت مچلی تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ عابد نے پوچھا: کون ہے؟ کہا: میں ابلیس ہوں۔ عابد نے کہا: میں ہر گز تیرے لئے دروازہ نہیں کھولوں گا۔ ابلیس لعین نے کہا: تجھے اللہ پاک کا واسطہ! تجھے تیرے ربّ کا واسطہ! دروازہ کھول دے۔ ابلیس لعین کافی دیر تک منت سماجت کرتا رہا اور پختہ وعدہ کیا کہ میں تجھے کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ بالآخر عابد نے دروازہ کھول دیا۔ ابلیس اس کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا: مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو، میں تمہیں ہر سوال کا جواب دوں گا۔ عابد نے کہا: مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ سن کر ابلیس لعین واپس جانے لگا تو عابد نے اسے پکار کر کہا: میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟ ابلیس لعین واپس آیا اور کہا: پوچھو! کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ کہا: بنی آدم کی ہلاکت میں تمہارے لئے سب سے زیادہ مددگار شئے کیا ہے؟ ابلیس نے کہا: نشہ ہمارا سب سے کامیاب وار ہے، کیونکہ جب کوئی شخص نشے میں آجاتا ہے تو ہم جو چاہتے ہیں اس سے کرواتے ہیں پھر وہ ہم سے بچ نہیں سکتا، ہم اس سے اس طرح کھیلتے ہیں جیسے بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔ عابد نے کہا: دوسری ہلاکت خیز شئے کیا ہے؟ کہا: غصّہ وغضب بھی ہمارے مہلک ترین ہتھیار ہیں۔ اگر انسان عبادت کرکے اس مقام و مرتبہ کو پہنچ جائے کہ اللہ پاک کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنے لگے تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے، ہمیں امید ہوتی ہے کہ اس کے غیظ وغضب کی وجہ سے ہمیں اس سے ضرور کچھ حصہ ملے گا۔ عابد نے کہا: ان کے علاوہ تمہارے پاس اور کون سا مہلک ہتھیار ہے؟ کہا: بخل بھی ہمارا بہترین ہتھیار ہے۔

انسان پر جو نعمتیں ہیں ہم انہیں تھوڑی کر کے دِکھاتے ہیں اور لوگوں کے پاس جو مال و دولت ہے اسے اس کی نظروں میں زیادہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے مال میں حقوقُ اللہ کی ادائیگی کے معاملے میں کنجوسی سے کام لیتا اور ہلاکت کی وادیوں میں جا گرتا ہے۔(عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ والستون بعد الاربع مائۃ، ص399-400)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ نشہ شیطان کے پسندیدہ ہتھیاروں میں سے ایک ہے، یہ ایسا مرض ہے جو انسان کا اپنا پیدا کردہ ہے، جو بڑی تیزی سے ہمارے درمیان پھیل رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں منشیات فروشی کا دھندہ چلانے والے ایسے بہت سے افراد ہیں جو ہماری نوجوان نسل کو برباد کرنے پر تُلے ہوئے ہیں، ہمیں اپنی اولاد و دیگر احباب کو اس لعنت سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یاد رکھئے نشہ میں انسان کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے، اسی وجہ سے قرآن و حدیث میں جابجا اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

(پ7، المائدۃ: 91)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خواری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور

عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ (خزائن العرفان، پ: 7، المائدۃ، ص221، تحت الآیۃ: 91)

یاد رکھئے! صرف شراب ہی حرام نہیں بلکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، **جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ کئے بغیر مر گیا تو وہ آخرت میں شرابِ (طہور) نہ پئے گا۔** (مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر...الخ، ص854، حدیث: 5218)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! نشہ واقعی بہت بری چیز ہے اس کے سبب بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور لڑائی جھگڑا، رشتہ داروں سے قطع تعلق جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں لہٰذا اس آفت سے چھٹکارا پانے، اپنی اولاد کو بچانے اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پہلے اسے پڑھ لیجئے	1	مال ودولت کے حریص	24
درود شریف کی فضیلت	2	اذان توروزانہ ہوتی ہے	28
ولیُ اللہ کی بااثر نصیحت	2	شیطان کی ایجاد	32
ظالم اپنے انجام کو پہنچ گیا	5	ہم کیسے مسلمان ہیں؟	35
امیر نوجوان کی توبہ	9	نصیحتِ ولی بڑی نعمت ہے	39
آواز کے اچھے برے اثرات	13	دل کی دنیا ہی بدل گئی	42
روح کی غلیظ غذا	17	گناہوں کا دروازہ	46
محل کیوں تباہ ہوا؟	20	شیطانی ہتھیار	49

ماخذ ومراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
قرآن پاک		مستدرک	دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، کراچی	تاریخ ابن عساکر	دارالفکر، بیروت
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، کراچی	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن، لاہور
صحیح البخاری	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ	فیض القدیر	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۲ھ
صحیح مسلم	دارالمغنی عرب شریف، ۱۴۱۹ھ	مدارج النبوۃ	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ	عیون الحکایات	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۴ھ
سنن الترمذی	دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ	تفسیر القرطبی	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفہ، بیروت	الدرالمختار	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	کشف المحجوب	لاہور پاکستان
تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجیہ ۱۳۷۹ھ	احیاء علوم الدین	دارصادر، بیروت ۲۰۰۰ء
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ	التبصرۃ لابن الجوزی	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۳ھ
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، کراچی
مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیہ بیروت	الزہد لابن المبارک	دارالکتب العلمیہ
الروض الفائق	کوئٹہ پاکستان	تفسیرات احمدیہ،	پشاور پاکستان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غورو فکر'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

978-969-722-139-4

01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net